2021年11月20日ジャング紙ラーワルピンディー版6面

پاکستان میں آلودگی

آلودہ پاکستان سے صحت بخش ماحولیاتی کیفیت کے حامل ہرے بھرے پاکستان کی منازل کی طرف سفر کا آغاز اگرچہ شجر کاری کی مہموں کی صورت میں ہو چکا ہے مگر شہروں اور دیہات کو کچرے سے پاک کرنے، پودوں کی حفاظت کرنے، درختوں کی چوری و کٹائی روکنے سمیت متعدد اقدامات پر توجہ مرکوز کئے بغیر مطلوب نتائج کا حصول ممکن نہیں۔ اقوام متحدہ کی برسوں سے آنے والی رپورٹوں اور اسی ماہ گلاسگو میں منعقدہ عالمی سربراہی کانفرنس سے گلوبل وارمنگ روکنے کے اقدامات کی ضرورت اجاگر ہوتی رہی ہے جبکہ لاہور کو ایک حالیہ رپورٹ میں بھی دنیا بھر میں بدترین آلودگی کے اعتبار سے بھارتی دارالحکومت نئی دہلی کے بعد دوسرے نمبر کا حامل شہر بتایا گیا ہے۔ پاکستان کے کئی دیگر شہروں کے حالات بھی بہت زیادہ مختلف نہیں۔ لاہور میں گہری دھند اور حدِ نظر میں کمی کے باعث پیدا ہونے والی صورتحال کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک چار سالہ بچے کو کورونا کے شبہ میں اسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسموگ سے ہونے والے نمونیہ کی وجہ سے شدید بخار، کھانسی اور سانس کی تکلیف کا شکار ہے۔ اسکولوں میں بچوں کی آنکھیں سرخ نظر آتی ہیں اور مسلسل کھانس رہے ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ میں اسموگ کے تدارک کیلئے درخواست کی سماعت کے دوران عدالت نے پنجاب حکومت کو نوٹیفکیشن جاری کرنے کا حکم دیا ہے کہ نجی اداروں کے 50 فیصد ورکرز گھروں میں بیٹھ کر کام کریں۔ یہ بھی واضح ہے کہ پاکستان کے کئی شہر بھارت سے آنے والی غیر معمولی آلودگی سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام آباد اور نئی دہلی کو اپنے عوام کی بہبود کیلئے باہمی رابطوں سے مشترکہ اقدامات پر غور کرنا چاہئے۔ اندرون ملک ڈیزل کے دھوئیں کا پھیلاؤ روکنے، کارخانوں کو کیمیاوی فضلہ دریا برد اور سمندر برد کرنے سے روکنے کے اقدامات بھی کئے جانے چاہئیں جبکہ شجر کاری میں لگائے گئے، پودوں کی حفاظت کرنے اور جنگلات کی آگ روکنے کے موثر انتظامات بھی ضروری ہیں۔